کیا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کا کلمہ اور درود پڑھواتے تھے؟

بہتان: حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک بہتان کی حقیقت

بریلوی علامہ احمد سعید کاظمی لکھتا ہے دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِی رَسُولُ اللّٰہِ" اور "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا اَشْرَفَ"، عَلِی پڑھنے کو اپنے متبع سنت ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اھل سنت کا مذھب

اہلِ سنّت کا مسلک ہے کہ ذات جنابِ رِسالتِ مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی جس نے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا۔[1] **ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ** (معاذ اللہ) **میں نے حضور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچالیا، وہ بارگاہِ رسالت میں دریدہ دہَن نہایت گستاخ ہے۔**

(13) دیوبندیوں کا مذھب

علماءِ دیوبند کے مُقتَدَاء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰہ" اور "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفَ عَلِیٌ" پڑھنے کو اپنے مُتّبع سنّت ہونے کا اِشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دیکھے: روئداد مناظرہ "گیا" اَلْفُرقان جلد ۳، نمبر ۱۲ کے صفحہ ۷۵ پر دیوبندی حضرات کے مایہ ناز مناظِر مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے۔ اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھتا ہوں لیکن "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" کی جگہ حضور[2] کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل

---

❶...... بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۵۷، الحدیث: ۱۱۰...... جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا اسلئے کہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا ❷...... اشرف علی تھانوی صاحب

الحق المبین

تصنیف: غزالی زماں، رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اور کچھ فتوے بھی لگائیں ہیں۔

1۔ یہ تعبیر خبیث اور ناپاک الفاظ کلمہ کفر ہیں۔

2۔ خواب ہو یا بیداری یہ مغضوب الٰہی ہے۔

3۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے اور اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے۔

4۔ اب توبہ فرض ہے

5۔ اور اگر ایسی حالت میں مر جائے تو ناری جہنمی کہا جائے گا۔

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰہ'' اور ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیٌ'' کے **خبیث اور ناپاک الفاظ کلماتِ کفر ہیں۔**

خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مَغْضُوْبِ اِلٰھِی(۱) ہونے کی دلیل ہے۔ جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبۂ شیطانی سے مغلوب ہوکر بے اختیار ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلبِ اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ''اشرف علی تھانوی'' کے متّبعِ سنّت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اس کے اختیار کو سلب کرلیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلماتِ کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے، مزید غضبِ الٰہی اور عذابِ خداوندی کا موجب ہے۔ سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ(۲) اہلِ سنت کے نزدیک حالتِ مذکورہ اغواء اور اضلالِ شیطان(۳) سے ہے۔ جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر خدانخواستہ قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مرجائے تو ناری اور جہنّمی قرار پائے گا۔

(14) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مُطلّقہ(۴) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بغیر عدّت گزارے نکاح کرلیا۔ ''بلغۃ الحیران'' ص ۲۶۷ پر ہے۔

'' اور قبل الدّخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق

---

(۱)...... جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہو۔
(۲)...... ''الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بہت بڑا بہتان ہے''۔
(۳)...... شیطان کے بہکانے اور گمراہ کرنے
(۴)...... جنہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دیدی تھی۔

جامعات المدینۃ (للبنات) کے نصاب میں شامل اسلامی عقائد کی اہم کتاب

اَلْحَقُّ الْمُبِیْن



تصنیف:
غزالیِ زماں، رازیِ دوراں حضرت علامہ
سیّد احمد سعید کاظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبۂ درسی کتب)

فاضل بریلوی کے پہلے خلیفہ غزالی زماں کی تحقیق اور فتوی کے بعد اب دوسرے خلیفہ جنید زماں مولوی عمر اچھروی صاحب کا بہتان بھی پڑھ لیں۔

اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں سرخی لکھتے ہیں

دیوبندیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہے۔

(مقیاس حنفیت صفحہ 206)

"دیوبندیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہے"

رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ منقولہ از سیف علی ص ۳۵} (مولوی اشرف علی صاحب کے ایک مرید نے خواب اور بیداری کا واقعہ بیان کیا ہے) میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں۔

لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ آپ کا (اشرف علی) نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے

دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے۔ لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے اشرف علی نکلتا ہے۔ (مولوی اشرف علی صاحب فرماتے ہیں) جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور تمہارے آدمیوں سے کسی کے باپ نہیں۔ اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں۔

(احزاب ۲۲/۵)

بخاری شریف جلد اول ص ۶}

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

(ترجمہ) نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام پانچ بنیادوں پر قائم ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

مقیاس الحنفیت

جُنیدِ زمان پیرِ طریقت مناظرِ اعظم

ابوعبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

اس اعتراض پر تفصیلی جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو خود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارادتمند کے اپنے الفاظ میں بقدر ضرورت نقل کردیں۔ وہ صاحب کہتے ہیں کہ:

اور سو گیا کچھ عرصہ بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں ہے لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکل جاتا ہے۔

دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور ﷺ کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور ﷺ کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گرگیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری۔

اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہ رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی

اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں جب کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صلی علی سیدنا و نبیینا و مولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے (وجوہات ہیں) جو حضور (یعنی حضرت تھانویؒ) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔ (الامداد ص ۳۵، ماہ صفر ۱۳۳۶ھ)

قارئین کرام اس عبارت میں اس بات کی تصریح ہے کہ کلمہ طیبہ کی غلطی خواب میں ہوئی تھی اور صاحب خواب اس پر خاصہ پریشان ہوا اور خواب میں بھی اپنی غلطی کا احساس کرتا رہا لیکن بے ساختہ زبان سے غلط کلمہ نکلتا رہا اور جب بیداری میں درود شریف غلط پڑھا تو اس میں بھی وہ کہتا ہے کہ بے " اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے۔۔۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی اس غلطی پر بھی وہ خوب "

رویا"۔ اب اس مقام پر چند باتیں قابل غور ہیں ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں۔ **عکس اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں**

۷۸۶

کان اللہ تعالیٰ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اللّٰہم صل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات ...

اشاعۃ الاسلامیہ کو وال ست ... علوم واامداد و للمحدث کو وال ست ... ماہ

فصل و ارشاد صحیفہ شہریہ ملقب بہ

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ ودائرہ

یعنی امداد الفتاوی فی الفقہ والعقائد حوادث الفتاوی فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدۃ تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ ... ملفوظات خبرت فی الفوائد المختلفۃ النقلیۃ والعقلیۃ ... کل آن از افادات سلسلہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ ... از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ ... لقب صحیفہ شہریہ ... تاریخی ... الاشتیاق ...

عدد (۸)	بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری	جلد (۳)

بادارۃ الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

دائمی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص تھا جیسے حضرت صدیق اکبر کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبعیہ سے نہ کہ حیثیت شرعیہ سے بس خواب میں ایسے خادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو مہتم بالشان یہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام

۲۰ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال۔ اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھکو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اسلئے کہ ہمارے نانا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک
۷۲
ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو تو اسمیں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور تو حرز جان ہے اور شرح مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ... مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہوگئی تو شناس... معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم ... چند رسالہ مجھکو دیکھنے کے واسطے دیئے الحمد بشر جو لطف اُن سے اٹھایا بیان سے باہر ہے ... روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ... وہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو ... میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال
۷۳
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللّٰھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اُس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال جناب مخدوم و مطاع مولانا عم فیضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا نواسہ مولوی ..... صاحب مرحوم کا ارکہتا ہے اسمیں شک نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

(۱) پہلی بات خواب کی ایک صورت ہوتی ہے اس میں نیہاں ایک حقیقت ہوتی ہے جس کو تعبیر کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب بڑا خوشنما ہوتا ہے لیکن اس کی تعبیر انتہائی بھیانک اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب بظاہر بڑا خوفناک لیکن اس کی تعبیر خوش آئیند ہوتی ہے اور تعبیر سامنے آنے کے بعد خواب دیکھنے والے کی خوشی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔

* حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچی حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بنت الحارث نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ آج رات میں نے ایک براخواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کیا خواب ہے۔ انھوں نے فرمایا وہ بہت ہی سخت (اندیشہ) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ یوں ہی کہ خواب کیا ہے؟ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں ڈالا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا اس کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ میری لخت جگر بیٹی (سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں کھیلے گا۔ چنانچہ حضرت حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اور میری گود میں کھیلے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (مشکوۃ ص ۵۷۲ ج ۲)

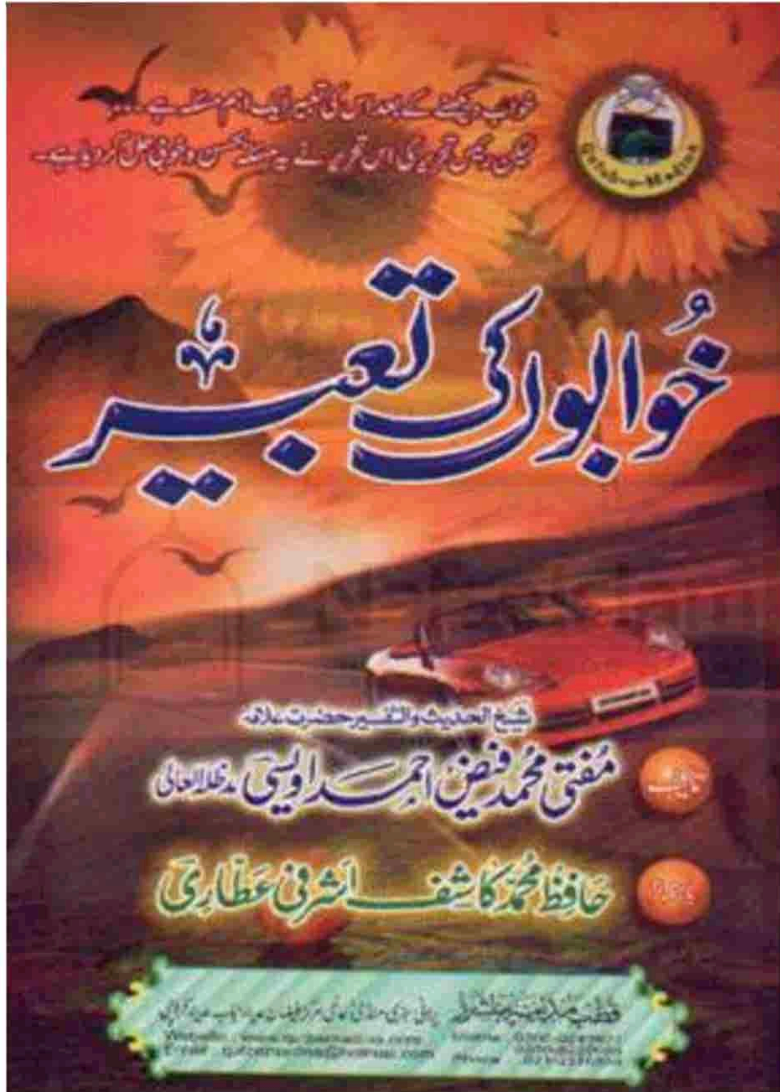
ملاحظہ کیجئے بظاہر کس قدر براخواب تھا کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا بتلانے سے بھی گھبرا رہی تھیں مگر اس کی تعبیر کس قدر خوشنما تھی۔ ایک اور مثال حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاحظہ کیجئے تاکہ بناسپتی حنفیوں کی آنکھیں کھل جائیں جو حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کے خواب پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

* حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مزار اقدس پر پہنچے اور وہاں پہنچ کر مرقد مبارک کو اکھاڑا (العیاذ باللہ) پس اس پریشان کن اور وحشت انگیز خواب کی اطلاع انہوں نے اپنے استاد کو دی اور اس زمانے میں حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ مکتب میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ان کے استاد نے فرمایا اگر واقعی یہ خواب تمہارا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم جناب نبی اکرم ﷺ کی احادیث کی پیروی کرو گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کی پوری کھود کرید کرو گے۔پس جس طرح استاد نے فرمایا تھا یہ تعبیر حرف بحرف پوری ہوئی۔

(تعبیر الرویا ص، اکبر ۱۰۸ بک سیلز)۔

غور فرمائیں کس قدر وحشت ناک خواب ہے لیکن تعبیر کس قدر خوشنما ہے۔۔بتائیں بریلوی حضرات حضرت امام ابو حنیفہ ؒ پر کیا فتوی لگائیں گے ؟؟ میں حلفیہ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہاں میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کسی دیوبندی عالم کا نام لکھا ہوتا تو بریلوی حضرات اب تک یہ فتوی لگا چکے ہوتے کہ دیوبندیوں " نے دشمنی رسول ﷺ میں ان کی قبر مبارک کو بھی اکھاڑ پھینکا"۔العیاذ باللہ۔اللہ پاک سمجھ دے۔

اب بریلوی حضرات کے گھر سے کچھ خوابوں کی عجیب تعبیر نقل کرتے اور خصوصا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خواب کو بھی بریلوی مولوی فیض احمد اویسی صاحب نے نقل کیا ہے۔



☆☆ اٹھارہ ایمان افروز حکایات ☆☆

چونکہ حکایات میں دلچسپی کے علاوہ تعبیر واضح ہوجاتی ہے اسی لئے نمونہ کے طور پر چند حکایات پیش کی جارہی ہیں۔

۱...... کسی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ خواب میں مجھے اللہ تعالیٰ نے لوہا عطا فرمایا اور سرکہ کا ایک گھونٹ پلایا آپ نے فرمایا، لوہے سے سختی مراد ہے، لیکن چونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بخشی تھی اسی لئے ممکن ہے تیری اولاد میں کسی کو یہ صفت حاصل ہو۔

سرکہ پلانے میں اشارہ ہے کہ مدت تک بیماری میں مبتلا رہے گا۔ اسی دوران تجھے بہت سا مال ملے گا، اگر تو اس بیماری میں مرگیا تو خدا تعالیٰ تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ (ابن سیرین)

۲...... کسی نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ میں نے خواب میں کعبہ کے اوپر خود کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کا خوف کر میرا خیال تو یہ ہے کہ تو دینِ اسلام سے خارج ہوگیا ہے، اس نے عرض کی میں توبہ کرتا ہوں کیونکہ تقریباً دو ماہ سے فرقہ قدریہ کے عقائد پر ہوں۔ (تعبیر الرؤیا ابن سیرین)

۳...... کسی نے حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ میں نے خود کو اذان دیتے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا، تیرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے، پھر ایک اور پہلے کی موجودگی میں حاضر ہوکر وہی کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ اسے امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، تو حج پڑھے گا، اہلِ محفل نے عرض کی کہ خواب ایک طرح کا ہے تعبیریں مختلف کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ پہلے شخص میں شر کے علامات تھے ایسے کیلئے آیۂ ثم موذن ایتها العیر انکم لسارقون

ترجمہ: پھر ایک اعرابی نے ندا کی اے قافلہ والو! بیشک تم چور ہو۔ اور دوسرے میں مجھے خیر و بھلائی کے آثار نظر آرہے تھے اسی لئے اس کو حج کی نوید سنائی اللہ تعالیٰ نے فرمایا، واذن فی الناس بالحج اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو (تعبیر الرؤیا)

چنانچہ وہی ہوا جو امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ

قواعد میں فقیر اویسی غفرلہٗ نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ کبھی تعبیر اشخاص کے نشانات کے مطابق ہوتی ہے جیسے امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے میں شر کی علامت سے آیت مسروقہ سے ہاتھ کاٹنے کی تعبیر بتائی، دوسرے کے نیکی کی نشانی سے آیت حج سے تعبیر بتائی۔

٤...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے خواب میں سورج اپنے جسم پر طلوع ہوتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا، تجھے بادشاہ کی طرف سے بڑی عزت اور عہدہ ملے گا اور دنیا میں شرف پائے گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں سورج کو اپنے قدموں کی طرف طلوع ہوتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا، جہاں جہاں تیرے قدم جائیں گے بادشاہ کی طرف سے معاش کے طور پر تجھے گندم، پھل اور زمین کی پیداوار حاصل ہوگی اور تو اس سے فائدہ پائے گا۔ (تعبیر الرؤیا)

٥...... ایک عورت نے امام ابن سیرین سے عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند ثریا (کہکشاں) میں داخل ہورہا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا، یہ خواب دوبارہ بیان کر جب اس نے دوبارہ خواب سنایا تو امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ زرد ہوگیا اور پیٹ پکڑ کر کھڑے ہوگئے، آپکی ہمشیرہ نے عرض کی، یہ کیا ہے آپ پیلے پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا، میں ساتویں دن دفن کردیا جاؤں گا چنانچہ آپ ساتویں دن فوت ہوئے اور ساتویں دن ہی قبر میں چلے گئے۔ (تعبیر الرؤیا ص ۳۱)

ردِ وہابیہ دیوبندیہ...... اس فرقہ کا فتویٰ ہے کہ کل کیا ہوگا اور کون مرے گا، یہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کسی دوسرے یہاں تک کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک ہے اور ان کا چھوٹا بڑا آیت لقمان کے ساتھ بخاری شریف کی حدیث پانچ علوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پڑھتے نہیں تھکتے اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ ان علوم میں اللہ تعالیٰ جسے چاہے عطا فرمادے اس موضوع پر فقیر نے تین کتابیں تحریر کی ہیں: (۱) کل کیا ہوگا (۲) طلوع الخمس فی علوم الخمس (۳) مجموعہ علوم خمسہ

بے شمار دلائل میں سے ہماری ایک دلیل یہ ہے کہ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم التعبیر میں کامل، عارف تھے اور یہ علم بھی علم غیب کی شاخ ہے جسے فقیر نے مقدمہ میں لکھا ہے، تو آپ نے اپنی موت کی قبل از وقت خبر دی اور یہ حکم ربانی بھی تھا چنانچہ اسی رسالہ تعبیر الرؤیا، صفحہ ۳۱ میں ہے کہ اس خاتون نے جو خواب دیکھا تو اسے حکم ہوا چنانچہ وہ خاتون کہتی ہیں۔ اے خاتون چل جاکر یہ خواب محمد بن سیرین کو سنادے۔

٦...... ایک شخص نے سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ میں نے خواب میں چاند کو گلے لگایا ہے۔ آپ نے پوچھا، تیری شادی تو نہیں ہوئی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، تیری شادی ایسی عورت سے ہوگی کہ زمانہ بھر کی عورتوں سے سب سے زیادہ حسین و جمیل ہوگی۔ اس کے بعد وہ شخص ایک مدّت تک نظر نہ آیا۔ جب دوبارہ حاضر ہوا تو عرض کی حضرت! میں نے مدینہ پاک میں ایک ایسی عورت سے نکاح کیا ہے جس سے زیادہ اور کوئی عورت حسین و جمیل نہیں، لیکن کل میں نے دیکھا ہے کہ میں خواب میں چاند کو اٹھا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا، تیری بیوی حاملہ ہے، اس سے تیرا بیٹا پیدا ہوگا جو اپنے زمانہ کا خوبصورت ترین ہوگا۔ چنانچہ وہی ہوا جو سیّدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ (تعبیر الرؤیا ص ۳۱)

۱۱...... خلیفہ عباسی منصور نے خواب میں دیکھا کہ تمام دانت گر گئے۔ صبح کو ایک معبّر کو بلایا اور اس نے تعبیر بتلائی کہ اے امیر المؤمنین (خلیفہ منصور) آپ کے تمام رشتہ دار مرجائیں گے، اس پر منصور عباسی خلیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ تیرا منہ بند کرے اور تیری تعبیر کو غلط کرے، دُور ہو یہاں سے۔ پھر حکم فرمایا، کسی اور معبر کو لاؤ۔ ایک اور ایسا معبر لایا گیا، جو بادشاہوں کے مزاج سے واقف تھا۔ اس نے خواب سن کر کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی عمر لمبی ہوگی اور اپنے خاندان میں آپ سب کے بعد فوت ہوں گے۔ امیر المؤمنین (خلیفہ عباسی) نے ہنس کر کہا کہ بات ایک ہی ہے مگر تو نے پہلے کے برعکس خوبصورت الفاظ میں تعبیر دی ہے اس کے بعد اسے دس ہزار درم انعام عطا فرمائے۔ (تعبیر الرؤیا)

۱۲...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ عبدالملک بن مروان سے کشتی لڑ رہے ہیں اور اسے شکست دے کر گرادیا ہے اور کیلوں سے اسے زمین میں گاڑ دیا ہے۔ یہ خواب صبح کو حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آدمی بھیج کر تعبیر پوچھی، لیکن آدمی کو جیتنے ہارنے والے کا نام نہیں بتایا۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب سن کر فرمایا، یہ خواب یا تو عبداللہ بن زبیر نے دیکھا ہے یا عبدالملک بن مروان نے۔ جب تک خواب دیکھنے والا کا نام نہیں بتائے گا، میں تعبیر نہیں دیتا۔ وہ آدمی واپس آیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں جاکر کہو کہ یہ خواب میں نے ہی دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ عبدالملک بن مروان حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب آئے گا اور انہیں شہید کردے گا اور چونکہ اس نے زمین میں چار میخیں گاڑی ہیں اسی لئے عبدالملک کی اولاد کو ان کے باپ کی طرف سے خلافت ملے گی۔

چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جیسا حضرت امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ نے بتایا ویسے ہی حالات وقوع پذیر ہوئے۔ (تعبیر الرؤیا)

فائدہ...... اب بھی مخالفین کمالات انبیاء و اولیاء نہ سمجھیں تو ان جیسا نجس دنیا میں اور کوئی نہیں ہوگا۔

۱۳...... ایک شخص حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری داڑھی یا سر مونڈ دیا گیا ہے امام ابن سیرین علیہ الرحمۃ نے اسے فرمایا کہ یا تو تیرا غلام آزاد ہوکر تجھ سے جدا ہوجائے گا یا اس کی یا تیری موت آجائے گی۔ چنانچہ وہی ہوا کہ وہ شخص پانچ چھ دن کے بعد مرگیا۔ (تعبیر الرؤیا)

۱۱ ...... خلیفہ عباسی منصور نے خواب میں دیکھا کہ تمام دانت گر گئے۔ صبح کو ایک معبّر کو بلایا اور اس نے تعبیر بتلائی کہ اے امیرالمؤمنین (خلیفہ منصور) آپ کے تمام رشتہ دار مرجائیں گے، اس پر منصور عباسی خلیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ تیرا منہ بند کرے اور تیری تعبیر کو غلط کرے، دُور ہو یہاں سے۔ پھر حکم فرمایا، کسی اور معبر کو لاؤ۔ ایک اور ایسا معبر لایا گیا، جو بادشاہوں کے مزاج سے واقف تھا۔ اس نے خواب سن کر کہا کہ اے امیرالمؤمنین آپ کی عمر لمبی ہوگی اور اپنے خاندان میں آپ سب کے بعد فوت ہوں گے۔ امیرالمؤمنین (خلیفہ عباسی) نے ہنس کر کہا کہ بات ایک ہی ہے مگر تو نے پہلے کے برعکس خوبصورت الفاظ میں تعبیر دی ہے اس کے بعد اسے دس ہزار درم انعام عطا فرمائے۔ (تعبیر الرؤیا)

۱۲ ...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ عبدالملک بن مروان سے کشتی لڑ رہے ہیں اور اسے شکست دے کر گرادیا ہے اور کیلوں سے اسے زمین میں گاڑ دیا ہے۔ یہ خواب صبح کو حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آدمی بھیج کر تعبیر پوچھی، لیکن آدمی کو جیتنے ہارنے والے کا نام نہیں بتایا۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب سن کر فرمایا، یہ خواب یا تو عبداللہ بن زبیر نے دیکھا ہے یا عبدالملک بن مروان نے۔ جب تک خواب دیکھنے والا کا نام نہیں بتائے گا، میں تعبیر نہیں دیتا۔ وہ آدمی واپس آیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں جا کر کہو کہ یہ خواب میں نے ہی دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ عبدالملک بن مروان حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب آئے گا اور انہیں شہید کردے گا اور چونکہ اس نے زمین میں چار میخیں گاڑی ہیں اسی لئے عبدالملک کی اولاد کو ان کے باپ کی طرف سے خلافت ملے گی۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جیسا حضرت امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ نے بتایا ویسے ہی حالات وقوع پذیر ہوئے۔ (تعبیر الرؤیا)

فائدہ ...... اب بھی مخالفین کمالات انبیاء واولیاء نہ سمجھیں تو ان جیسا نجس دنیا میں اور کوئی نہیں ہوگا۔

۱۳ ...... ایک شخص حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری داڑھی یا سر مونڈ دیا گیا ہے امام ابن سیرین علیہ الرحمۃ نے اسے فرمایا کہ یا تو تیرا غلام آزاد ہو کر تجھ سے جدا ہو جائے گا یا اس کی یا تیری موت آجائے گی۔ چنانچہ وہی ہوا کہ وہ شخص پانچ چھ دن کے بعد مرگیا۔ (تعبیر الرؤیا)

۱۶ ...... ایک شخص نے حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ میرا ایک خواب ہے، مجھے بتانے سے شرم آتی ہے۔ آپ نے کہا، لکھ کردے۔ اس نے لکھ کر دیا کہ میں تین ماہ سے گھر پر نہیں تھا، جہاں تھا میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں وہاں سے سوار ہو کر اپنے گھر گیا اور دیکھا کہ میری بیوی سو رہی ہے اور اس کی شرمگاہ پر دو مینڈھے سینگ لڑا رہے ہیں، ایک نے دوسرے کو زخمی کردیا ہے۔

میں نے جب سے خواب دیکھا ہے بیوی کو چھوڑ رکھا ہے حالانکہ خدا کی قسم میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ امام صاحب نے کاغذ پڑھ کر فرمایا کہ اپنی بیوی نہ چھوڑو، وہ پاکدامن عورت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب اس نے سنا کہ تو سفر سے آرہا ہے اس نے شرمگاہ کے بال اُتارنے کیلئے اور کوئی شے نہ ملنے پر قینچی سے بال کاٹے، قینچی سے اس پر زخم آگیا، گھر جا کر تصدیق کرلو۔ چنانچہ اس نے گھر جا کر بیوی سے جماع کی خواہش ظاہر کی، عورت نے کہا جماع نہیں کرنے دوں گی جب تک تو وضاحت نہ کرے کہ تو نے مجھے سات ماہ کیوں چھوڑے رکھا اس نے خواب سنایا اور حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعبیر بتائی۔ خاتون نے کہا کہ امام صاحب نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اپنے شوہر کا ہاتھ اس مقام پر رکھا تو اس نے دیکھا کہ واقعی امام صاحب کے فرمان کے مطابق زخم ہے اور اس پر روئی رکھی ہوئی ہے، پھر وہ شخص امام صاحب کے پاس آیا اور تمام حال سنایا۔ امام صاحب نے فرمایا، الحمدللہ۔ (تعبیر الرؤیا)

۱۷ ...... کسی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت نے میری داڑھی یا سر کو کاٹ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا، یہ خواب اچھا نہیں، عورت کی تعبیر سال اور سر کی تعبیر آدمی کا مال ہے۔ یہ تمام چیزیں تجھ سے چھن جائیں گی مگر چونکہ تیرے خواب میں کسی عورت نے ایسے کیا ہے اس لئے ان کا نعم البدل تجھے مل جائے گا۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد اس شخص کے ساتھ ایسے ہی ہوا۔ (تعبیر الرؤیا)

۱۸ ...... حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں خواب دیکھا کہ وہ خود کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر پایا اور قبر کھودی۔ یہ خواب اپنے استاد کو سنایا، انہوں نے فرمایا کہ تم حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کی تحقیق کروگے اور شریعت کی خدمت بھی۔ (تعبیر الرؤیا وخیرات الحسان لابن حجر مکی)

اس قسم کی بے شمار حکایات اس موضوع پر موجود ہیں۔ فقیر اپنے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت پر اس بحث کو ختم کررہا ہے یاد رہے کہ امام صاحب کی یہ حکایت آپ کے دَورِ بچپن کی ہے آپ کے دورِ جوانی پھر دورِ فتویٰ واجتہادی کی عجیب حکایات فقیر کی دو کتب مناقب امام اعظم ومقام امام اعظم میں ملاحظہ فرمائیں۔

اب کوئی بناسپتی حنفی (رضاخانی) ذرا اپنے شیخ الحدیث والتفسیر مولانا فیض احمد اویسی پر کوئی فتوی لگائیں گے؟

یہ مثال دین رضا والوں پر بلکل فٹ آتی ہے کہ دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

دین کا مذاق اڑانا، بدعات کو عام کرنا

علماء حق اصلی اہلسنت والجماعت دیوبند پر بہتان تراشی انکی روزی روٹی اسی پر چلتی ہے

انہوں نے جو اسلامی کلمہ کا مذاق بنایا ہے وہ کم از کم مسلمانوں کا عمل نہیں۔

اب بناسپتی حنفیوں کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے کہ وہ ہمارے پیش کردہ گواہوں پر وہی فتوی لگائیں جو یہ اصلی اہلسنت والجماعت دیوبند پر لگاتے ہیں۔

اس خواب پر دوکانداری چمکانے والے بناسپتی حنفیوں نے جتنی خیانتیں کی ہیں ان پر تبصرہ آخر میں کریں گے۔ فی الحال ایمانداری کا ثبوت دیتے ہوئے (پیروکار دین رضا) اپنی تکفیری مشینوں کا رخ موڑ کر ان حضرات کی طرف کریں۔

(فوائد السالکین فارسی صفحہ نمبر 23)

من خواہند رفت بعدہ امتنان دیگر امیر المومنین علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و یاران دیگر برخاستند برای شکران نعمت تا بر مزید شود و بر ہمہ تکبیر بگفتند آنگاہ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز فرمود آنکہ درویشان گویند چہار تکبیر یکی بمعنی ہمین است پس تکبیر بہر محلی نیامت کہ بگویند آنگاہ سخن دران افتادہ کہ اگر مرید در نماز نفل بود و پیر او را آواز دہد اگر مرید ترک نفل گیرد و برائی واسطۂ جواب پیر چگونہ باشد خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ بر لفظ مبارک راند کہ فاضلتر آن باشد کہ ترک نماز نفل گیرد و بجواب او دن مشغول گردد کہ دران ثواب بسیار است و فاضلتر از نماز نفل است آنگاہ ہمدرین محل فرمود کہ وقتی من در نماز نفل بودم شیخ معین الدین ادام اللہ برکاتہ آواز داد بر فور من ترک نماز کردم و لبیک گفتم فرمودند بیا چون بخدمت شیخ معین الدین رفتم پرسیدند کہ چہ میکردی گفتم در نماز نفل مشغول بودم آواز شما شنیدم ترک کردم و شما را جواب دادم فرمود کہ از حد نیکو کردی کہ این فاضلتر از نماز نفل است مستعد بودن در کار پیر خود کار دین ست آنگاہ ہمدرین محل فرمود کہ من وقتی بخدمت شیخ معین الدین حاضر بودم و اہل صفہ نیز حاضر بودند حکایت اولیا می رفت در میان مردی از بیرون بیامد و بہ نیت بیعت سر و رقدم نہاد خواجہ فرمود بنشین بنشست گفت کہ من بخدمت شیخ بجہت آن آمدہ ام تا مرید شوم و خدمت شیخ در وقت خود بود فرمود ہرچہ من ترا بگویم بکنی و بجا آری پس بدین شرط ترا مرید بگیریم گفت بدانچہ فرمان شود گفت چنانکہ تو کلمہ میگوئی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر یکبار بدین طریق بگو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ چونکہ راسخ بود بر فور بگفت خواجہ او را بیعت کرد و خلعت و نعمت داد و بشرف بیعت مشرف گردانید آنگاہ آن مرد را گفت بشنو من کہ ترا گفتم کہ کلمہ برین نوع بگو از برای امتحان عقیدت ترا فرمودہ ام و الا نہ من کیستم و کدامم یکی از کمترین بندگان محمد رسول اللہ ام

فوائد السالکین

ملفوظات

حضرت امام المتقین رئیس الکاملین قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی واوشی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہٗ

حضرت سلطان الاولیا بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ

بتصیح مولوی اعجاز احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

و

باہتمام اقل انام۔ محمد عبد الاحد عفا اللہ الصمد بماہ صفر سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع گردید

میں بہت بڑا ثواب ہے۔

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نفل کی نماز میں مشغول تھا۔ شیخ معین الدین ادام اللہ برکاتہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز ترک کی اور لبیک کہا۔ آپ نے فرمایا ادھر آؤ! جب میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نفل ادا کر رہا تھا۔ آپ کی آواز سن کر نماز ترک کر دی اور آپ کو جواب دیا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کام کیا ہے کیونکہ یہ نفلوں کی نماز سے افضل ہے۔ اپنے پیر کے دینی کام میں معتقد ہونا بہت اچھا کام ہے۔

حسنِ عقیدہ

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے اور اولیاء اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص باہر سے آیا اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجالا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرمائیں میں بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن! میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو! یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ ﷺ کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہو گیا۔ اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

توبہ کے تقاضے

پھر اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا کہ کہیں پھر اسی گناہ میں مشغول نہ ہو جائے کیونکہ انسان کیلئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی بری چیز نہیں۔ اس



فوائد السالکین —— (۱۹) —— ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

میں بہت بڑا ثواب ہے۔

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نفل کی نماز میں مشغول تھا۔ شیخ معین الدین ادام اللہ برکاتہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز ترک کی اور لبیک کہا۔ آپ نے فرمایا ادھر آؤ! جب میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نفل ادا کر رہا تھا۔ آپ کی آواز سن کر نماز ترک کر دی اور آپ کو جواب دیا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کام کیا ہے کیونکہ یہ نفلوں کی نماز سے افضل ہے۔ اپنے پیر کے دینی کام میں معتقد ہونا بہت اچھا کام ہے۔

حسنِ عقیدہ

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے اور اولیاء اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص باہر سے آیا اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجالا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرمائیں میں بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن! میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو! یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ ﷺ کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہو گیا۔ اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

توبہ کے تقاضے

پھر اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا کہ کہیں پھر اسی گناہ میں مشغول نہ ہو جائے کیونکہ انسان کیلئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی بری چیز نہیں۔ اس
واسطے کہ صحبت کی تاثیر ضرور ہو جایا کرتی ہے اور اسے چاہئے کہ خود بھی جس کام سے توبہ کی ہے اس سے کنارہ کشی کرتا رہے اور اسے اپنا دشمن خیال کرتا رہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خواجہ حمید الدین بہلوانی ایک مرد بزرگ جو حضرت خواجہ معین الدین کے مریدوں میں سے تھے اور اس دعا گو کے ہم خرقہ تھے جب انہوں نے توبہ کی تو یار اور ہم نشین پھر آئے اور آپ سے کہا کہ آؤ! پھر وہی عیش لوٹیں۔ خواجہ حمید الدین بہلوانی نے وہاں جانے سے انکار کیا اور کہا کہ جاؤ! گوشہ میں بیٹھو اور اس مسکین کو چھوڑ دو کہ میں نے اپنا ازار بند

حالت بیداری میں جان بوجھ کر کلمہ پڑھوایا گیا پورا پیرہ پڑھیں۔ کیا اس پر پیروکار دین رضا کی کچھ دینی غیرت جاگی یا دوکانداری بند ہونے کا ڈر پیدا ہوگیا گستاخ اولیاء کرام رحمھم اللہ؟

فَمَنْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

بذه العجالة من تصنيف زبدة الفقراء الصادقين والعلماء المدققين السيد الجيلانی

مولانا پیر مہر علیشاہ قدس سرہ العزیز

المسماۃ بہ

تحقیق الحق

فی

کلمۃ الحق (مترجم)

مع

مختصر حالات حضور قبلہ عالم گولڑوی رضی اللہ عنہ

بتصحیح و ترجمہ

مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب ہنگوی و مولانا مولوی فیض احمد صاحب صدر مدرس

جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف

بایماء حضور معدن صدق و صفا مخزن حلم و حیا سیدنا حضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب

دامت برکاتہم

باھتمام

حضرت صاحبزادہ غلام معین الدین شاہ صاحب سلمہ ربہ

(سول اینڈ ملٹری پریس صدر راولپنڈی میں طبع ہوئی)

چہ درینجا امتیاز میان تجلی کہ بر تعیین حقیقۃ جبرائیلیہ و حقیقۃ محمدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ اول القاء سور قرآنیہ میفرماید و ثانی مخاطب بآن باشد و ہم چنیں میان تجلی کہ وجود سالک بعینہ مظہر حقیقۃ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شدہ در ترنم لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ در آید یا رفع اشتباہ میان تجلی ملکی کہ نازل است بر سالک و تعیین ملکی کہ نزول فرمودہ بود بر نبی از انبیاء سابقہ و بسبب تشابہ آن دو تعیین دعوی عینیۃ آن نبی نماید بغیر از مدد سابقہ عنایت ازلیہ کہ اکثر و اغلب از صورت پیر ظہور مینماید دشوار است و متعسر ۔ طالب را باید کہ اولاً نفی وجود موہوم بتکرار نفی و اثبات و مداومت بر دوازدہ تسبیح معمولہ خواجگان نماید بعد ازاں دست بمراقبہ زند کہ المجاہدۃ ثم المشاہدۃ الا در حق بعضے از اہل سعادت کہ جذب مقدم است بر سلوک نصیب او شان است

کیونکہ اس راہ (مشکل احوال) میں (فیوضات ظہور واردات اور ورود تجلیات سے ناواقف کے لئے) امتیاز درمیان تجلی نوری کے جو کہ تعین حقیقت جبرائیلیہ و حقیقت محمدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام پر کہ اول (حقیقت جبرائیلیہ) القائے سور قرآنیہ (کا فیضان) کرتی ہے ۔ اور ثانی (حقیقت محمدیہ مخاطب (بکلام اللہ) ہوتی ہے اور ایسا ہی امتیاز درمیان تجلی (ظہوری) کے کہ سالک کا وجود بعینہ مظہر حقیقت محمدیہ ہو کر "لا الہ الا اللہ چشتی (سالک) رسول اللہ" کے ترنم میں آتا ہے ۔ یا (سالک کے مشاہدہ میں) رفع اشتباہ کا درمیان تجلی ملکی کے (کہ قلب) سالک پر نازل ہے ۔ اور تعین ملکی کہ انبیاء سابقین سے کسی نبی پر اس فرشتہ نے نزول فرمایا ہو (اور بمناسبت قلب سالک کے اس نبی کے قلب سے سالک پر تجلی ملکی وارد ہوا ہو) اور بسبب باہمی مشابہت ان دونوں تعین (تجلی ملکی و تعین ملکی) کے سالک (فریب مشاہدہ سے) دعوی عینیت (بروزی) اس نبی کا کرتا ہے ۔ تو بغیر مدد سابقہ عنایت ازلی کے ۔ کہ اکثر و اغلب احوال میں (وہ مدد ازلیہ) شیخ کامل کی صورت لطیفہ سے ظہور کرتی ہے ۔ طالب صادق کو لازم ہے کہ اولاً (بارادہ و خیال) نفی وجود موہوم کی کلمہ نفی و اثبات (لا الہ الا اللہ) کے تکرار سے اور بارہ تسبیح (بارہ سو معمولہ خواجگان پر مداومت کرے (جن کی تفصیل با شرائط کشکول کلیمی میں ملاحظہ فرمادیں) بعد ازاں مراقبہ شروع کرے ۔ کیونکہ مشاہدہ ربوبیت مجاہدہ و مشقت سے حاصل ہوتا ہے ۔ ہاں بعض اہل سعادت کے حق میں کہ انکے نصیب خوش نصیبی میں جذب (کشش ایزدی) سلوک پر مقدم ہے ۔

(تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ 181)

رضاخانی تحقیق کرنے کے بعد فتوی لازمی جاری کریں حکم جو مرضی لگائیں۔

آگے والی کتاب بڑی ہی معروف کتاب ہے حیرت تو اس بات پر ہے کہ اس کتاب کے قدیم ایڈیشن میں موجود حوالے کو جدید ایڈیشن سے نکال دیا یعنی بناسپتی پارٹی اب گستاخانہ حوالہ جات میں ہاتھ صاف کر رہی ہے

اسکی کچھ مثالیں جدید اور قدیم ملفوظات اعلیحضرت دیکھ لیں دعوت اسلامی پارٹی نے ملفوظات اعلیحضرت کو عاشق بنانے کی ناکام کوشش ہے

اور منزل بمنزل لدھیانہ پہنچے وہان سنا کہ **محکم الدین** شاہ بڑے کامل فقیر ہین اُنکے مکان
پر گئے بہت اخلاق سے پیش آئے ہمنے پوچھا حضرت کا اسم شریف۔ بولے خدا ہم نے
کہا سبحان اللہ ہم تو آپ کو آسمان پر تلاش کرتے تھے آپ نے مین ہی پر نکلے پھر ہمارا نام پوچھا
ہمنے کہا صاحب آپ خدا کیسے ہین کہ مخلوق کا نام بھی نہین جانتے ذرا تامل کیا اور
سوچکر بولے کہ تم **غوث علی** ہو اور تمھارے والد کا نام **احمد حسن** اور دادا کا نام
ظہور الحسن ہمنے کہا کہ بس معلوم ہوگیا آپ رمّالی خدا ہین جبتک زائچہ نہین کھینچتے
کچھ معلوم نہین ہوتا اتنے مین ایک شخص مرید ہونے کو آیا بعد بیعت اس سے کہا کہ پڑھ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محکم الدین رسول اللہ ہمنے کہا بس صاحب رسول تو مدینے والے ہی
کو رہنے دو وہان آپکی دال نہین گلے گی خدا ہی بنے رہیے آپ سے پہلے بھی اور بہت سے
خدا بن چکے ہین فرعون نمرود شدّاد وغیرہ غرض تین دن وہان ٹھیرے اور لاہور و ملتان
ہوتے ہوئے کرانچی بندر پہونچے وہان سے جہاز پر چڑھے اور بغداد شریف مین جا
اُترے پھر کربلائے معلےٰ اور نجف اشرف کی زیارت کرکے مکہ معظمہ مین پہونچے اور بعد
حج روضۂ منورہ کی زیارت کو گئے پھر مکہ مین واپس آئے مولوی **محمد یعقوب صاحب** سے
ملاقات ہوئی فرمانے لگے میان تم تو ابھی گئے تھے پھر چلے آئے ہمنے کہا کہ صاحب گناہ
عظیم ہوا معاف فرمائیے انشاءاللہ پھر ایسا قصور سرزد نہوگا ہنس پڑے کہ میان تم تو ہر بات
مین تأمل کردیتے ہو اچھا ہندوستان کا حال بیان کرو جو کچھ ہمکو معلوم تھا کہ سُنایا غرض
مکہ سے روانہ ہوکر بمبئی اور بمبئی سے چلکر دلّی آپہونچے اور جس جگہ سے سوار ہوئے
تھے وہین پھر اُترے ہمارے حج بھی ایسے تھے جیسے بچون کی نماز یعنے نہ اُنپر نماز فرض
نہ ہمپر حج فرض۔

ایک روز ارشاد ہوا۔ کہ جب ہم دوبارہ بارادہ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً
جہاز پر سوار ہوئے تو ایک عجیب تماشا دیکھا کہ تین شکستہ حال آدمی فی سبیل اللہ جہاز پر سوار
تھے ملازمان جہاز اُنکے ساتھ کج خلقی سے پیش آتے جب نصف مسافت طے ہوچکی
تو ناخدا نے اُن باخدا لوگون پر چوری کی تہمت لگائی اور بڑی لعنت و ملامت کی اس پر وہ

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْۤ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْۤ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

حالات بابرکات وملفوظات طیبات سیاح دشت تجرید وسباح دریائے توحید
حضرت مولانا سید غوث علی شاہ قلندر قدس سرہ (پانی پتی) مسمّٰی بہ

تذکرۂ غوثیہ

نو ترمیم

وباسم تاریخی

تحفۂ عرفان

مع

ضمیمۂ جدیدہ

حسب اجازت واقف اسرار طریقت حضرت مؤلف مولوی شاہ گل حسن صاحب قادری
خلیفۂ خاص ووصی بالاختصاص حضرت مولانا مرحوم سلمہم اللہ تعالیٰ
باہتمام احقر انام محمد عبدالاحد غفرلہ الصمد
بماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ ہجری مطابق ماہ اگست ۱۸۹۶ء

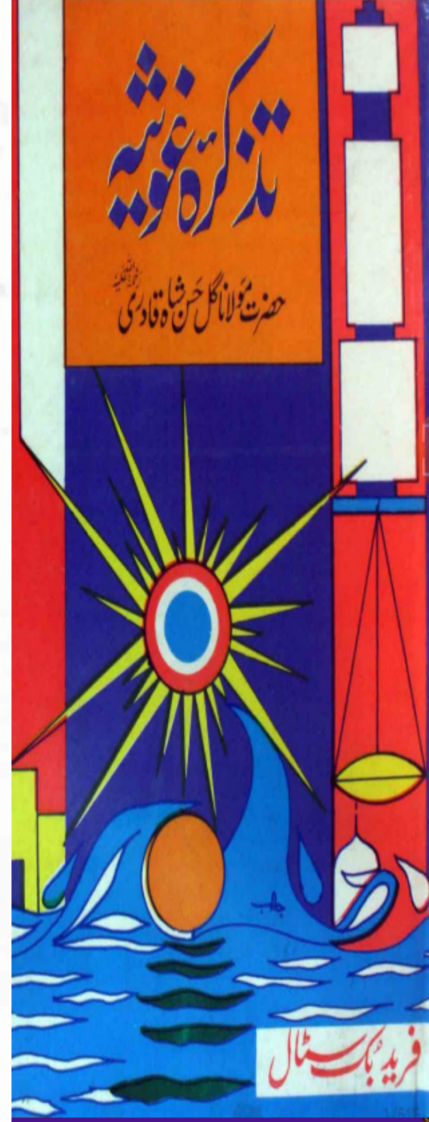
در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

(کاپی رائٹ بنام حضرت مؤلف بذریعہ رجسٹری باضابطہ محفوظ ہے)

کھانا کھلایا۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ جب ہم کو زینت المساجد میں چھ مہینے گذر گئے
تو ایک دن حسب اتفاق شہزادہ **منگو** آئے اور کہنے لگے کہ حضرت حج کو چلئے گا
ہم نے کہا کہ میاں ایک بار تو دھرم دھکے کھا آئے اب اگر کوئی اسی مقام سے سوار کر
کے لے چلے اور یہیں لاکر اتارے تو خیر مضائقہ نہیں دوسرے دن انہوں نے سچ مچ
گاڑی لاکر کھڑی کردی اور کہا کہ سوار ہو جائیے پہلے تو ہم حیران رہ گئے کہ کل کی بات
ہم تو ہنسی سمجھے تھے خیر اسی دم سوار ہو لئے اور منزل منزل لدھیانہ پہنچے

تین دن وہاں ٹھہرے اور لاہور و ملتان
ہوتے ہوئے کرانچی بندر میں پہونچے وہاں سے جہاز پر چڑھے اور بغداد شریف میں
جا اترے پھر کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف کی زیارت کر کے مکہ معظمہ میں پہونچے اور
بعد حج روضۂ منورہ کی زیارت کو گئے پھر مکہ میں واپس آئے مولوی محمد یعقوب
صاحب سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے میاں تم تو ابھی گئے تھے پھر چلے آئے ہم نے
کہا کہ صاحب گناہ عظیم ہوا معاف فرمائیے انشاءاللہ پھر ایسا قصور سرزد نہ ہوگا
ہنس پڑے کہ میاں تم تو ہر بات میں تأمل کر دیتے ہو اچھا ہندوستان کا حال بیان



وہ کہتے ہیں کہ چور چوری کے سراغ چھپانے کی جتنی بھی کوشش کرے چوری پھر بھی پکڑی جاتی ہے۔

ایک حوالہ تو غائب کر دیا مگر دوسرا بچ گیا

ڑھاپے میں دوسرے خاوند کی ہوس ہے یہ بات سنتے ہی اس نیک بخت بی بی نے
ں توڑدیں، کپڑے پھاڑ ڈالے اور رو رو کے اپنا برا حال کیا کہ اس بڈھے نے مجھ
تو کیا کہا اور بھائی سے کیا کہہ دیا، اسی رونے پیٹنے اور غم و غصہ کی حالت میں آنکھ لگ
ئی اور آنحضرت صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئیں اٹھیں تو نہایت بشاش وبشاش اٹھیں
سید صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا بھید تھا آپ نے فرمایا کہ تیرے دل میں غرور تھا تو مجھ کو
حقیر جانتی تھی جب وہ جاتا رہا اور سوز و گداز تیرے دل میں پیدا ہوا تو زیارت
ہوگئی۔ غرض یہ ہے کہ طالب جب تک انانیت سے نہیں گذرتا دراصل مطلوب
نہیں ہوتا

نیست از خود شو کہ تا یابی نجات   چوں تو برخیزی نشیند حق نجات

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں دو شخص بارادہ
بیعت حاضر ہوئے ان میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ
اس نے کہا اجی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ آپ نے بھی یہی کلمہ پڑھا،
اس نے پوچھا کہ آپ نے لاحول کیوں پڑھی آپ نے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی
بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی کہ ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا آپ نے
فرمایا کہ ہم نے اس لیے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ بیٹھا اس کے
بعد دوسرے شخص کو بلایا اور فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔
اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا آپ تو ورے ہی
گر پڑے رسالت ہی پہ قناعت کی آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں گے پس
ہر شخص کا فہم و حوصلہ جدا ہوتا ہے ورنہ بات ایک ہی تھی جو ایک کے دل میں نہ سمائی
اور انکار پیدا کیا دوسرے کا حوصلہ اس بات سے بھی اعلیٰ تھا۔ حضرت شبلی کا یہ مطلب
نہ تھا جو شخص ظاہر بین نے سمجھا۔ بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد
کرتا ہے۔ طالب کے لیے وہی رسول ہے اور رسالت الٰہی کا کام انجام دینا
ہے۔



اب بصد احترام بناسپتی حنفیوں سے عرض ہے کہ ایمانداری کا ثبوت دیتے ہوئے ان حضرات پر فتوی جاری کیا جائے۔

اسکے بعد اب اعتراضات کا بھی جائزہ لیتے ہیں

سجادہ نشین بیربل شریف صاحبزادہ محمد عمر کا کلمہ انگریز اللہ کے رسول ہیں
پھر آپ نے فرمایا کہ کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا۔ اور مجلس دم بخود تھی اور برابر پڑھ رہا تھا۔

(انقلاب حقیقت فی التصوف والطریقت، ملفوظ نمبر ۷۲)

کیا بریلویوں نے کبھی ان کتابوں پر بھی فتوے لگائیں ہیں۔ ؟؟؟ کبھی ان کو بھی کافر کہا ہے۔۔ اور اب جب یہ حوالہ ان کے سامنے آ گئے تو اب ان کے مصنفین کے بارے میں بریلوی کے دار الافتاء "؟؟" کی فتوی دیں گئے

لگے۔ اور برابر بائیں طرف نظر دوڑاتے گئے۔ مگر خلاف عادت بائیں طرف سے ملنا شروع کیا۔ پہلے شخص کو بلا تردد فرمایا۔ کہ مسجد کو چلے جاؤ۔ دوسرے کو دیکھ کر بھی یہی فرمایا۔ تیسرے کے پاس آ کر دوزانو آپ بیٹھ گئے! اور اس کے چہرے کو نہایت غور سے دیکھا اور پوچھا، کیا نام ہے۔ اُس نے عرض کی بہاؤ الدین۔ آپ نے فرمایا بہاؤ الدین کیا ہے۔ بہاؤ الدین نام ہوگا۔ ساتھ ہی آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے گئے۔ اور اس کی منڈی ہوئی داڑھی پر جا رکھا کہ بہاؤ الدین یہ کیا۔ نام بہاؤ الدین اور چہرا یہ۔ مسلمان کے مسلمان بنے ایمان کے بے ایمان۔ پھر تو اتنا جذب آیا۔ کہ آپ بے اختیار ہو کر اس کی دونوں مونچھیں پکڑ کر زور زور سے کھینچنے لگے۔ اور فرمانے لگے تمہارا کلمہ تو یہ ہے۔ لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ اور آہستہ سے طمانچے بھی چند لگائے۔

۷۳ زاں بعد دریافت کیا کہ کس کے ہمراہ آئے۔ اُس نے کہا میاں صاحب کے ہمراہ۔ آپ نے کہا کون سے۔ تو اس نے ایک آدمی چھوڑ کر دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ اُس کو چھوڑ کر میاں صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میاں صاحب ایک خوبصورت پچیس سالہ داڑھی صفا نوجوان تھے۔ آپ نے نام پوچھا تو کہا حسین۔ آپ نے فرمایا کیا حسین ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں۔ آپ نے ٹھوڈی سے پکڑ کر اُس کا منہ دائیں بائیں پھرایا۔ اور فرمایا دیکھو۔ یہ حسین کی شکل ہے۔ یہ حسین ہے۔ اتنے میں دو تین طمانچے آپ نے رسید کر دیئے۔ زاں بعد فرمایا۔ کہ کہو۔ لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا۔ اور مجلس بھی دم بخود تھی۔ اور برابر پڑھ رہا تھا۔ پھر آپ نے دریافت کیا کہ باپ دادا

ے دوزانو بیٹھنا۔ التحیات کی صورت بیٹھنا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے تمام تربیت یافتگان کا یہی دستور رہا ہے۔

ے اچھا نام رکھنا انسانیت کی عزت ہے اور سالم نام سے پکارنا عزت افزائی ہے اور یہ ادب اور وقار کی بنیاد ہے۔

ے جذب۔ اندرونی جوش۔ اور یہی ایک ایسی قوت ہے جو بے انتہا مؤثر ہے اور بعض خواص میں یہ اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

ے یعنی اطاعت کرنی چاہیئے تھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم نے انگریز کی اتباع کی ہے اس لیے گویا تمہارا رسول انگریز ہے

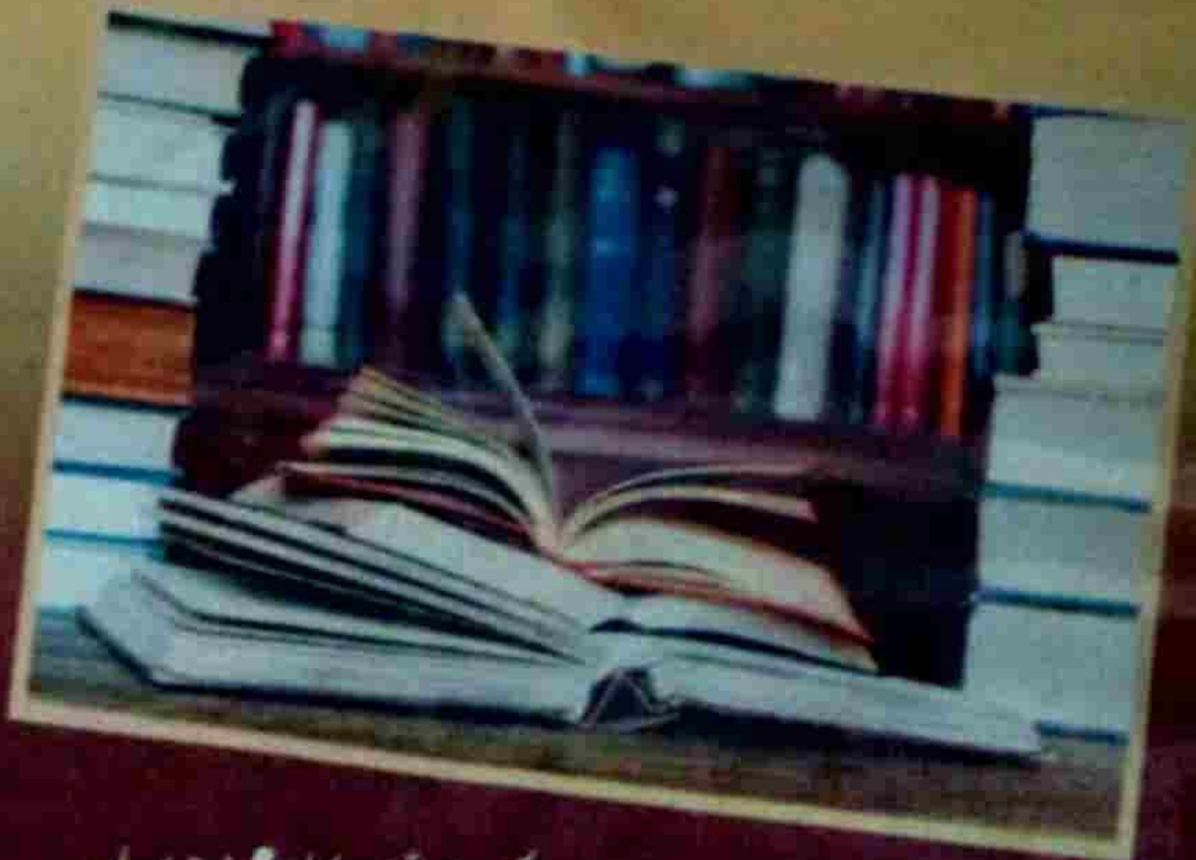
انقلاب الحقیقت

کاظمی صاحب کی خیانتیں



مطالعہ بریلویت

۱



ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب

ان تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس تعبیر میں پہلے شخص نہیں آپ سے پہلے بھی محققین اہل السنتہ یہ تعبیر اختیار کر چکے ہیں۔

نہ من تنہا دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار ہم مست ا

دیوبندی مذہب لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ مولانا احمد سعید کاظمی نے الحق المبین کے نام سے ایک کتاب لکھی اس میں بغلی سرخی "دیوبندیوں کا مذہب" باندھ کر آپ نے لکھا۔

دیوبندیوں کا مذہب اشرف علی تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے کو اپنے متبع سنت ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کی ہے[1]

کاظمی صاحب یہ الزام باندھنے میں مولانا احمد رضا خاں سے بھی آگے نکل گئے ہیں اور آپ نے یہاں تین کھلی خیانتوں کا ارتکاب کیا ہے۔

۱۔ بیداری کی حالت کے ساتھ بے اختیاری کے الفاظ نہیں لکھے ـــــ آخر کیوں ؟ کیونکہ جو الفاظ زبان سے بے اختیاری سے نکلیں زبان پر قابو نہ رہے تو شریعت ان پر تعزیر نہیں لگاتی اور آخرت میں بھی ان پر مواخذہ نہیں۔

۲۔ مولانا تھانویؒ نے بے اختیاری سے صادر ہونے والے ان الفاظ کو آئندہ پڑھنے اور اختیار سے پڑھنے کی کہیں تلقین نہیں کی مولانا احمد سعید کاظمی کا اسے پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی قرار دے کر کھلا جھوٹ بولا ہے۔ بے دین طبقے علماء کی زبان سے اس قسم کے جھوٹ سن کر دین سے اور بیزار ہوتے جا رہے ہیں۔

---

[1] الحق المبین صـ۵۶ شائع کردہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال۔

۴- اس خواب کے واقعہ کو اور بیداری کے غیر اختیاری سانحہ کو ایک فرقے کا مذہب قرار دینا اور اس پر دیوبندیوں کا مذہب کی سی جلی سرخی باندھنا معترض کی انتشار پسندی اور اندرونی شقاوت کا واضح پتہ دیتا ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے جس مرید نے یہ خواب دیکھا تھا اس نے اس کے خواب ہونے اور حالت بیداری میں اپنی بے اختیاری حالت ہونے کی پوری تصریح کر دی تھی اور مولانا احمد سعید کاظمی کو بھی اس پس منظر کا پورا علم تھا مگر افسوس کہ جس وقت وہ یہ سطور قلمبند کر رہے تھے ان کا دل خوف خدا سے یکسر خالی تھا۔

اصل واقعہ کاظمی صاحب نے خود ماہنامہ الفرقان جلد ۳ نمبر ۱۲ کے صـ۸۵ـ سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے :۔

خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی پیدا ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے ..... اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن جب حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صلے علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں

اس تحریر میں ایک جگہ نہیں پانچ جگہ اس کلمہ کے غلط ہونے کی تصریح ہے اور پانچ جگہ اپنے بے اختیار ہونے، اسے بے ساختہ پڑھنے اور زبان کے اپنے قابو سے باہر ہونے کی تصریح ہے مگر خدا تعصب کا بُرا کرے مولانا احمد سعید کاظمی آخرت سے کس قدر بے فکر اور خوفِ خدا سے یکسر خالی ہو کر عامۃ المسلمین کو گمراہ کر رہے ہیں کہ علمائے دیوبند کا کلمہ (معاذ اللہ) لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ ہے ہم اس کے جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کچھ نہیں کہتے وہ دن دور نہیں جب ظالم اور مظلوم دونوں خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ بریلوی علماء کو اس دن پتہ چلے گا کہ علماء حق پر افترا پردازی اور حضورؐ کی امت میں انتشار پیدا کرنا کتنے بڑے گناہ تھے جو یہ لوگ ساری عمر کرتے رہے اور اسی فرقہ بندی پر ان کے حلوے اور مانڈے چلتے رہے۔

اصل واقعہ آپ کے سامنے ہے اور اسے ہم نے مولانا احمد سعید کاظمی کی نقل سے ہی ہدیہ قارئین کر دیا ہے اگر دنیا سے انصاف ختم نہیں ہو گیا اور کسی بریلوی کا ضمیر کسی درجے میں بھی زندہ ہے تو خود ہی فیصلہ دیجئے کہ مذکورہ واقعہ کی روشنی میں کیا کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندیوں کے ہاں کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ ہے اور وہ اسی کو کلمہ مانتے ہیں اور اسی کا ورد کرتے ہیں۔ اعاذنا اللہ من سوء الخاتمہ۔

مولانا احمد رضا خاں کے خلفاء نے جب یہاں پر بھی شکست کھائی تو اپنے ترکش سے آخری تیر نکالا اور اسے بھی چلا دیا۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ پر ایک اور الزام لگایا کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی توہین کی ہے۔

اچھروی صاحب کے
اعتراضات کی حقیقت

اچھروی صاحب کہتے ہیں
دیوبندیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے الگ ہے۔
اس کیلئے تو اوپر ذکر کئے گئے حوالہ جات کافی ہیں فیصلہ کرنے کیلئے۔
اچھروی صاحب نے حالت اضطرار کا بھی اقرار کیا ہے
یہ حالت اضطرار کا حکم خود انکے اعلیحضرت کا فتوی نقل کرتے ہیں
شاید رضا خانیوں کو سمجھ آجائے

ختم کیجئے۔

میاں صاحب: { کھڑے ہوکر تشریف لے جاتے وقت } ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کسی نے اُن کے سامنے برا کہا۔ لوگوں نے اسے قتل کرنا چاہا۔ صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ قتل میرے برا کہنے والے کے لئے نہیں ہے۔

{ آگے تتمّہ (یعنی خاتمہ)، حدیث یوں ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے، (المعجم الصغیر للطبرانی، ج ١، ص ٢٣٦) میاں صاحب یہیں تک پہنچے کہ ''اس کے لئے ہے کہ'' اعلیٰ حضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا } جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے مَعَاذَ اللّٰہ مر کر مٹی میں مل گئے۔

حاضرین سوائے میاں صاحب، سب ہنسنے لگے۔

ارشاد: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم امیر المؤمنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے تابع (یعنی پیروکار) ہیں جنہوں نے خوارج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا۔ بدمذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس (یعنی لحاظ) نہ فرمایا۔

میاں صاحب: السلام علیکم

{ جلسہ بالخیر (یعنی بخوبی) ختم وتمام وَالْحَمْدُ لِلّٰہ }

تہمت کی جگہ سے بچئے

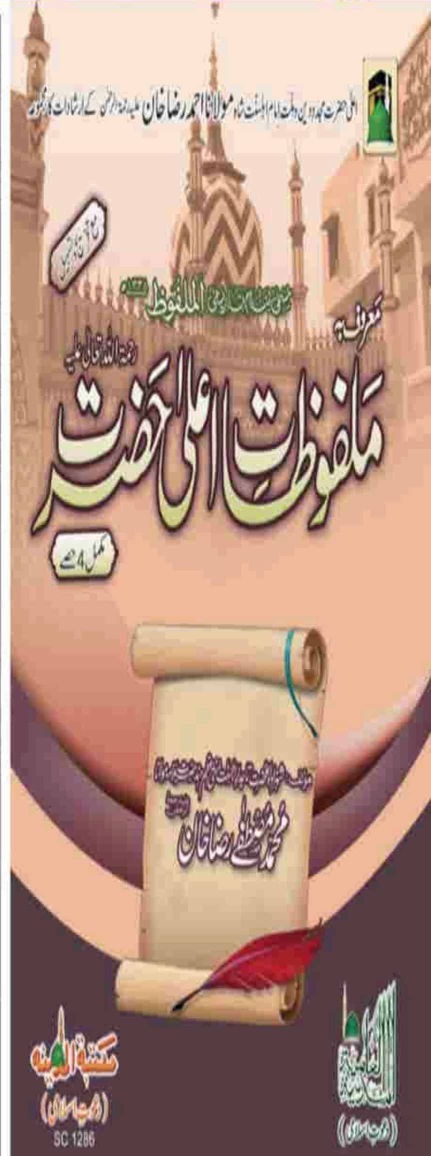
مؤلف: حدیث میں ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ   بچو تہمت کی جگہوں سے۔

(کشف الخفاء، حرف الهمزہ مع الباء الموحدة، حديث ٨٨، ج١، ص ٣٧)

یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے۔ وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیائے کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) مُکَلَّف (یعنی پابندِ قانونِ شرع) ہیں تو وہ بھی مامور (یعنی حکم میں شامل) ہوئے پھر اُنہیں اِس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے نہ بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلاوجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی ہے، جو **حرام** ہے۔

ارشاد: شریعت میں اَحکامِ اِضطرار (یعنی بے اختیاری ومجبوری کے احکام)، اَحکامِ اِختیار سے **جدا** ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ خمر (یعنی شراب) وخنزیر حرامِ قطعی ہیں، مگر ساتھ ہی ارشاد ہوا:



حالت اضطرار کا حکم آپ کے سامنے ہے
اب ساری بحث کو ملحوظ رکھ کر خود انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ جو شخص خود چلا چلا کر کہتا ہے کہ بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے اور اس میں بعد میں روتا بھی ہے ایسے شخص کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کیوں کافر کہتے۔۔؟؟؟ اور جب وہ خود کافر نہیں تو رضا بالکفر کس طرح ثابت ہوا۔۔؟؟؟ اور حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیوں کافر قرار پائے۔۔؟؟ جبکہ خان صاحب بریلوی کا فتوی بھی احکام اضطراریہ میں وہی ہے جو حضرات فقہائے کرام کا ہے
کیا بریلویوں نے کبھی ان کتابوں پر بھی فتوے لگائیں ہیں ۔۔؟؟؟ کبھی ان کو بھی کافر کہا ہے ۔۔اور اب جب یہ حوالہ ان کے سامنے آگئے تو اب ان کے مصنفین کے بارے میں بریلوی کے دارالافتاء "" جس سے کفر کے فتوے تھوک "" ریٹ میں دستیاب ہیں کیا فتوی لگائیں گے ؟؟ ۔۔انصاف شرط ہے۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ جو لوگ سر عام زبردستی لوگوں سے انگریز کے کلمہ پڑھواتے رہیں لندن کو اللہ کا کعبہ نعوذ باللہ تسلیم کرواتے رہیں وہ تو پکے ٹکے مسلمان ولی سجادہ نشین سنی عاشق رسول ﷺ اور جن سے خواب میں ایسی غلطی واقعہ ہو جائے اس پر وہ شرمندہ بھی ہوں احساس ندامت کی وجہ سے سارا دن رو رہے ہوں ۔۔۔بے اختیار ہوں ۔۔۔مجبور ہوں ۔۔۔وہ کافر ۔۔۔۔۔ان کو مسلمان کہنے والا یا سمجھنا والا بھی کافر۔۔۔۔۔فوااسفا۔۔۔الحساب یوم الحساب ۔۔۔ایک دن سب نے مرنا ہے ۔۔۔اور قیامت کا دن اسی قسم کی ناانصافیوں کا حساب چکانے کیلئے ہے ۔

انصاف۔۔۔ انصاف۔۔۔ انصاف

کیا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کا درود پڑھواتے تھے؟

بنا سپتی حنفیوں یعنی پیرو کار دین رضا کو یہ بھی اعتراض ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نے ان پر درود پڑھا مگر یہ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لے لیتے تو بنا سپتی حنفیوں کا پول کھل جاتا تھا

مثل مشہور ہے۔

دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

نیچے بریلوی ملاؤں کی کتب کے سکین صفحات دیئے جا رہے ہیں جن میں وہ تھوک ریٹ کے حساب سے اپنے مولویوں اور اکابرین پر درود بھیج رہے ہیں اور کوئی معمولی درود بھی نہیں بلکہ درود ابراہیمی۔۔

امید ہے کہ بریلوی انصاف کرتے ہوئے اور خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ان پر بھی اسی طرح گستاخ رسول ﷺ اور کفر کا فتوی لگائیں گے جس طرح حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ پر لگایا ہے۔

(جو سراسر بہتان عظیم ہے)

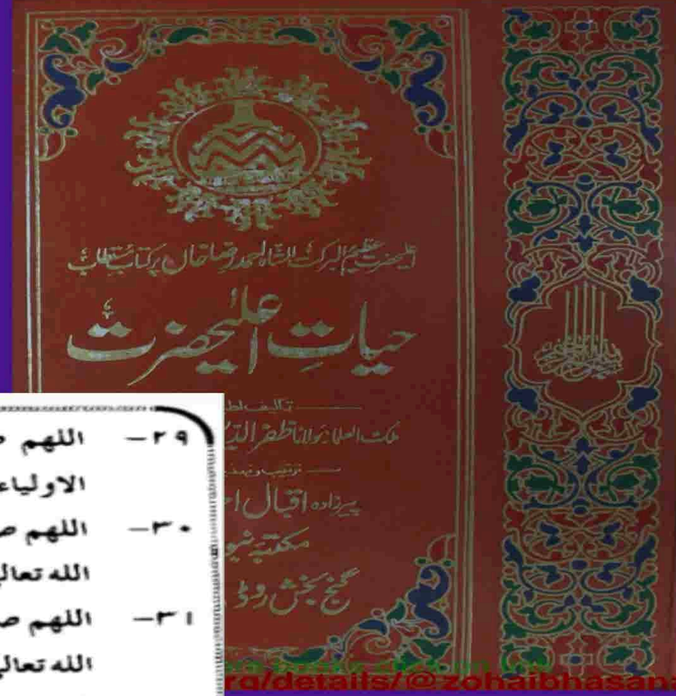
مولوی عمر اچھروی یہ بات بخوبی یاد رکھیں

قیامت کے دن ہمارا اصلی کلمہ اسلام

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور درود شریف ابراہیمی تمہارے بہتان عظیم اور سنگین الزام کے خلاف جھگڑتا ہوا آئے گا کہ تم نے دنیا میں چند روزہ کر علمائے اہلسنت دیوبند پر کیسے کیسے ظلم و ستم کے تیر برسائے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے سیرت نگار شاگرد مولانا ظفر الدین بہاری اپنی تصنیف حیات اعلی حضرت میں دین رضا کے خود ساختہ جعلی درود نقل کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں



۲۹- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ الشیخ جمال الاولیاء رضی الله تعالیٰ عنه

۳۰- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید محمد رضی الله تعالیٰ عنه

۳۱- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید احمد رضی الله تعالیٰ عنه

۳۲- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید فضل الله رضی الله تعالیٰ عنه

۳۳- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید الشاه برکة الله رضی الله تعالیٰ عنه

۳۴- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید الشاه آل محمد رضی الله تعالیٰ عنه

۳۵- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید الشاه حمزه رضی الله تعالیٰ عنه

۳۶- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید الشاه ابی الفضل شمس الملة والدین آل احمد اچھے میاں رضی الله عنه

۳۷- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ السید الکریم الشاه آل الرسول الاحمدی رضی الله تعالیٰ عنه

۳۸- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم وعلی المولیٰ الھمام امام اھل السنة مجدد المائة الحاضره مؤید الملة الطاھرة حضرة الشیخ احمد رضا خان رضی الله تعالیٰ عنه

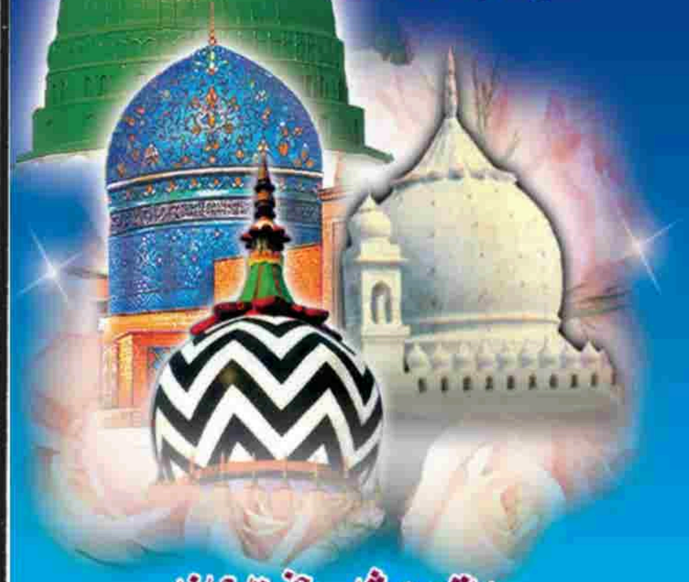
۳۹- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم جمیعاً وعلی عبدک الفقیر محمد ظفر الدین القادری غفرله

۴۰- اللھم صل وسلم و بارک علیه وعلیھم جمیعا وعلی سائر اولیائک وعلینا بھم ولھم وفیھم ومعھم یا ارحم الراحمین آمین

الٰہی بحرمت این مشائخ عاقبت محمد ظفر الدین بن عبدالرزاق ساکن میجرا ضلع پٹنہ بخیر گردانی!

دستخط فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

تاریخ یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ



پیر طریقت رہبر شریعت حضور تاج الشریعہ

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ العالی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ الشَّاہ حَمْزَۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [1]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ الشَّاہ اَبِی الْفُضْلِ شَمْسِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ آلِ اَحْمَد اَچھے میاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [2]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الشَّاہ آلِ رَسُوْلِ الْاَحْمَدِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [3]

---

[1] ۱۴ ؍رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے
[2] ۱۷ ؍ربیع الاول ۱۲۳۵ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے
[3] ۱۸ ؍ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ نُوْرِ الْعَارِفِیْنَ سَیِّدِیْ اَبِی الْحُسَیْنِ اَحْمَدَ النُّوْرِیِّ الْمَارَھْرَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا [1]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْھُمَامِ اِمَامِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مُجَدِّدِ الشَّرِیْعَۃِ الْعَاطِرَۃِ مُؤَیِّدِ الْمِلَّۃِ الطَّاھِرَۃِ حَضْرَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَد رَضَا خَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِالرِّضَا السَّرْمَدِیِّ [2]

---

[1] ۱۱ ؍رجب المرجب ۱۳۲۴ھ میں وصال ہوا۔ مزار پاک مارہرہ شریف میں ہے۔
[2] ۲۵ ؍صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو وصال ہوا۔ مزار شریف بریلی محلہ سوداگران میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ حُجَّۃِ الْاِسْلَامِ مَوْلَانَا حَامِد رَضَا خَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [1]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ زُبْدَۃِ الْاَتْقِیَاءِ الْمُفْتِی الْاَعْظَمِ بِالْھِنْدِ مَوْلَانَا مُحَمَّد مُصْطَفٰی رَضَا خَان الْقَادِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ [2]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ الْمُفَسِّرِ

---

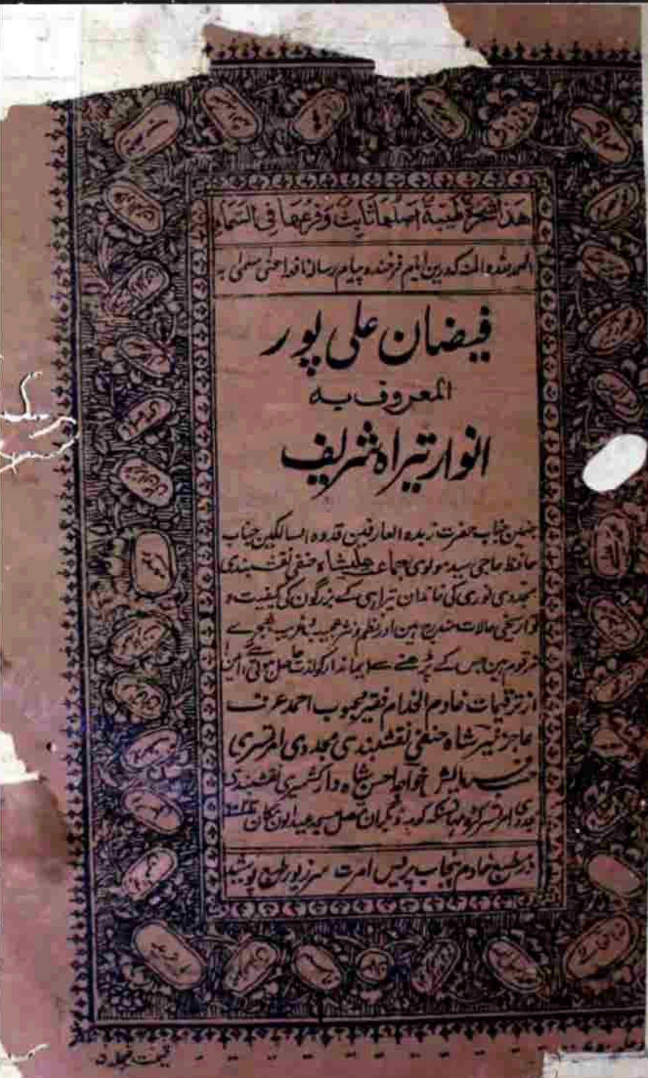
[1] ۱۷ ؍جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ کو وصال ہوا۔ مزار مبارک بریلی شریف میں ہے
[2] ۱۴ ؍محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کی شب کو وصال ہوا۔ مزار مبارک بریلی شریف میں ہے۔

یاد رہے کہ مولانا
اختر رضا خان خاندان
اعلیحضرت کے چشم
چراغ ہیں اور فاضل
بریلوی کا پڑپوتا ہے

الاَعْظَمِ مولانا ابراھیم رضا
القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1]
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ و
علیھم جمیعاً وّعلیٰ عبدک الفقیر
محمّد اختر رضا خان الازھری
القادری غفر لہ ولوالدیہ۔
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ
وعلیھم وعلی الفقیر ـــــــ
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ و
علیھم جمیعاً وّعلیٰ سائر اولیائک
وعلینا بھم ولھم وفیھم ومعھم
یا ارحم الرّاحمین۔ اٰمین!

[1] ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ کو وصال ہوا۔ مزار مبارک بریلی شریف میں ہے

... سیدنا عبد الخالق صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد و
سیدنا محمد عارف صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد و سیدنا محمود
صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عزیزان علی صاحب۔ اللّٰھم
صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا سماسی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی
محمد وسیدنا علاؤ الدین صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا
یعقوب صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عُبَید اللہ صاحب۔
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا زاھد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی
محمد وسیدنا درویش محمد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا
محمد مقتدا صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عبد الباقی
صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا شیخ احمد فاروقی صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد معصوم صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم
علی محمد وسیدنا محمد حجۃ اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا
محمد زبیر صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا قطب الدین صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا حافظ جمال اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل
وسلم علی محمد وسیدنا محمد حبلے صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد
وسیدنا فیض اللہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا نور
محمد صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا فقیر محمد صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا وھادینا ومرشدنا ومخدومنا
حافظ سید حاجی جماعت علیشاہ صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی حبیبک
وخلیلک ونبیک ورسولک محمد وعلی آلہ واصحابہ وخدامہ و
علماء امتہ وصل وسلم علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی عبادک الصالحین
واھل طاعتک اجمعین ورحمتنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین



مولانا احمد رضا خان بریلوی نے جو ذہن سازی کی تھی اس سے ایسے ہی کرشمے رونما ہونے تھے

مولانا کہ ایک اور اور عاشق رضا اپنے عاشق کا اظہار اس طرح کر رہے ہیں احمد رضا کے بارے میں

محشر کی گرمی سے بچانے کیلئے احمد رضا سے فریاد کر رہا ہے۔

تیری تعظیم شاہ عرب کی تعظیم ہے

بریلوی ساقی احمد رضا ہے

اس لیے درود سلام اگر اپنے لیے بنالیں تو انکو کیا فرق پڑتا ہے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو تو نشانہ بنایا گیا ہے عقیدہ خود رضا خانیوں کا ہے



تیرے در کا میں بھی ہوں ادنیٰ گدا	بھیک ہو داتا عطا احمد رضا	واسطہ سرکار جیلاں کا شہا
مجھ کو لے اپنا بنا احمد رضا	مصطفیٰ حامد کا صدقہ ہو عطا	پوری ہو میری دعا احمد رضا
تیرے بھائی ہے لقب جن کا حبیب	لطف ہو ان پر سدا احمد رضا	ان کے دل کی سب مرادیں ہوں عطا
واسطہ اپنے کا یا احمد رضا	تیرے صدقے میں ہر میں منصور وہ	دشمنوں پر ہو گجر احمد رضا
باغ رضوی میں رہے ہر دم بہار	پوری ہو ہر التجا احمد رضا	قادری رضوی سدا پھولیں پھلیں
اپنے رب سے کر دعا احمد رضا	تیرے روضہ پر ہو اب حاضر گدا	اب دکھا دو تو پھر احمد رضا
شان اپنی پھر دکھا احمد رضا	دشمنوں کو دے مٹا احمد رضا	نجدیوں پر قہر کی بجلی گرا
واسطہ سرکار کا احمد رضا	کالی کالی کفر کی چھائی گھٹا	نور چمکا دے ذرا احمد رضا
نجدیوں نے پھر چڑھائی کی شہا	ان کو دے جلدی مٹا احمد رضا	دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے
آپ فرمائیں دعا احمد رضا	ہر طرف سے گھیر رکھا ہے اعدائے دیں	میرے ایماں کو بچا احمد رضا

عرض کو رحلت اب محب
ترا ہی جلوہ دکھا احمد رضا

امام برحق احمد رضا سلام علیک	جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک
کبھی جو تیرا گذر ہو رضا کے روضہ پر	تو عرض کرنا میرا بھی صبا سلام علیک
غلام تیرے ہیں جو ان کو ہے نہیں کچھ غم	ترا ان کا حامی ہے احمد رضا سلام علیک
ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو	چھپا لے ہم کو تو زیر ردا سلام علیک
جو نجدیوں نے دیکھا ترا جمال و کمال	تو کہہ ... نے دیکھا شہا سلام علیک
ہمیشہ سر پہ غلاموں کے یہ رہیں قائم	جناب مصطفیٰ حامد رضا سلام علیک
جہاں کے ہاتھ میں ہے ہاتھ ہے وہ تیرے ہاتھ	کہ ہاتھ تیرے ہیں یہ لئے رضا سلام علیک
ترا ہی جلوہ زیبا ہے ان کے چہروں میں	ترے جمال کے ہیں آئینہ سلام علیک

دعا محب کی ہے یارب رضائے احمد ہے

مرشد اعلیٰ ہے بلا حضرت اعلیٰ حضرت

غرق ہے بحرِ شریعت میں سراپا تیرا
در حقیقت ہیں چھپائے تجھے دامانِ رسول
تیری آنکھوں میں ہے سرکارِ عرب کی صورت
تیری بیعت ہے رضا شاہِ عرب کی بیعت
تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم
تجھ کو وہ دیکھے جسے آنکھ خدا نے بخشی
حضرت اچھے میاں کی ہے عنایت تجھ پر
صاحبِ جود و کرم آلِ رسول احمد
بس گیا نام محمد ترے دل کے اندر
علم حق سے ہے ترا قلبِ مبارک روشن
ظلمتِ کفر و ضلالت رہے کیونکر باقی
دشمنِ دین و پیمبر ہیں مخالف تیرے
بارِ غم دین کی خاطر سے اٹھانا سر پر
شان میں آپ کی گستاخیاں کرتے کافر
اے رضا ہند میں ہے تیرے قلم کی شہرت
نورِ ایماں سے وہاں بھی منور ہوتا
دھوم مچ جائے گی محشر میں تیری آمد کی
تیرے دیوانے سرِ حشر ہوں تیرے پیچھے
غوثِ اعظم بن بے سر و ساماں مددے
التجا ہے کرے سو سال جو طاعت زاہد

پھر پتہ کس کو چلے حضرت لئے تیرا
گو کہ کاغذ میں عیاں ہے قدِ زیبا تیرا
اے رضا کب ہے شہنشاہ سے پلڑا تیرا
ہے جدا کب شہِ اعلیٰ سے طریقہ تیرا
تو ہے اللہ کا اللہ تعالیٰ تیرا
ہاں شناسا ہے پیمبر سے رشتہ تیرا
کیا معین اور مددگار ہے اچھا تیرا
اے رضا مرشدِ کامل ہے انوکھا تیرا
بس محمد ہی محمد ہے وظیفہ تیرا
جلوہ گر نورِ شریعت سے ہے سینہ تیرا
اہلسنت کے دلوں میں ہے اُجالا تیرا
خاص اللہ کا شیدائی ہے شیدا تیرا
اے رضا کام یہ کس کا ہو اثر تیرا
آج مشہور کہ سرکار سے ہے مرتبہ تیرا
مانتے اہلِ عرب آج ہیں فتویٰ تیرا
دل کی آنکھوں سے اگر دیکھیں تو جلوہ تیرا
قادری حلقہ میں جب آئے گا جلسہ تیرا
اے رضا ہاتھ میں تھامے ہوئے پلہ تیرا
عرض ہر ایک کئے جائے گا بردا تیرا
ہے فزوں اس سے بھی اک لحظہ کو ملنا تیرا

میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا
دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
شاہزادے دونوں خوش خرم رہیں
ان پہ ظلِ مصطفیٰ احمد رضا
میرے والد والدہ اعمام بھی
تم پہ میری جان فدا احمد رضا
اور جو احباب سنی ہیں مرے
واسطہ ہے غوث کا احمد رضا
قبر و نشر و حشر میں تو ساتھ دے
گر اشارہ ہو ترا احمد رضا
اک نظر میں بگڑی بنتی ہے مری
ہو عطا کچھ ہو عطا احمد رضا
تجھ سے تجھ کو مانگتا ہے علی
تمت

کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا
ہاں مدد فرما شہا احمد رضا
جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
مصطفیٰ حامد رضا احمد رضا
مجھ پہ ان دونوں کا ہو فیض و کرم
خوش رہیں سب دائما احمد رضا
میری بی بی کنبے رشتے والے سب
سب پہ ہو فضلِ خدا احمد رضا
سر شیطاں سے بچاؤ وقتِ نزع
ہو مرا مشکل کشا احمد رضا
اک نظر میں کام ہوتا ہے مرا
یک نظر بہرِ خدا احمد رضا
تو ہے داتا اور میں منگتا ترا
اس کو کہہ لے اپنا احمد رضا
نور فرما دے عطا احمد رضا

جو دیا تم نے دیا احمد رضا
حشر میں جب ہو قیامت کی تپش
جام کوثر کا پلا احمد رضا
مجھ پہ ان دونوں کا سایہ تا ابد
ان پہ فضلِ مصطفیٰ احمد رضا
میرے سب بھائی بھتیجے شاد ہوں
شاد و خرم ہوں سدا احمد رضا
میرے دل کی سب مرادیں دیجئے
میرے ایماں کو شہا احمد رضا
میرے بگڑے کام بن جائیں ابھی
یک نظر سوئے گدا احمد رضا
میں نہ جاؤں تیرے در سے خالی ہاتھ
میں ترا ہوں تو مرا احمد رضا
نور منگتا ہے تیرے در کا شہا
بالخیر

اطلاع

یہ تو صرف مختصر آئینہ دکھایا ہے بناسپتی حنفیوں کو ورنہ احمد رضاخان اور اسکے شاگرد اور خلفا نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مذاق بنایا ہے

اللہ رب العزت اپنی پناہ میں رکھے

اب دل پر ہاتھ رکھیں استغفر اللہ العظیم

ان بناسپتی حنفیوں نے جب اپنے خود ساختہ درود بنا لیے ہیں تو اب اصلی درود ابراہیمی پر انکی زبان کی مٹھاس ملاحظہ فرمائیں۔

مرتبہ سورۃ کہف بصحیح تلفظ سے تلاوت کرے آہستہ یا تھوڑی آواز سے شور و غل سے دور ہو کر دورانِ تلاوت بات نہ کرے عصر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے تلاوت ختم ہونی ضروری ہے، بعدہٗ اپنے قرضے کے لیے دعا مانگے انشاء اللہ چند جمعہ اس طرح وظیفہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ادائے قرض کے غیبی اسباب مہیا فرما دے گا۔ ۱۱ جو شخص بعد نمازِ فجر طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے ایک مرتبہ ہمیشہ پڑھا کرے تو طاعون برص، جذام کی اور دیگر ناگہانی بلاؤں مصیبتوں سے رب تعالیٰ اس کو محفوظ فرمائے گا اور کشادگی رزق، دشمن کی زبان بندی، اور گناہ معاف عبادات الٰہیہ میں لذت میسر ہوگی ۱۲ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے تا قیامت اور شرکِ اکبر و شرکِ اصغر۔ یعنی ریا غرور تکبیر نام نمود سے اُس کا دل و ماغ بچا رہے تو اس کو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ تو اللہ تعالیٰ اُس کو ہر قسم کے شرک اور ہر قسم کی ریاکاری سے بچائے گا اور اس کا کوئی دینی دنیوی عمل بیکار یا برباد نہ ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْ لَنَا یَا نَخْبِیْرِ۔ اگر کسی عامل کامل متقی صحیح عقیدہ اہل سنت بزرگ سے اس کا تعویذ بنوا کر پاس یا گھر یا دکان میں رکھے تو ہر چیز آل اولاد سامان ہر قسم کی مصیبت سے بچا رہے گا اور کثرت خیر و برکت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ چور ڈاکو دشمن سے محفوظ رہے گا۔ خیال رہے ہر وظیفہ کے اول آخر گیارہ دفعہ درود شریف ضرور پڑھا جائے درود شریف کے بغیر کوئی وظیفہ کامیاب نہیں ہوتا سورۃ کہف کے عدد ۱۱۰۵۵۱ ہیں اور پانچویں خانے میں ایک عدد بڑھایا جائے گا۔

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

یہ مسئلہ ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر دعا اور ہر وظیفے کے اول اور آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے اور اس کی تعداد میں عاملین بزرگوں کا اختلاف ہے کم از کم ایک بار یا تین بار یا پانچ بار یا گیارہ مرتبہ۔ اور یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا اور درودِ ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے حالانکہ بحکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ درودِ ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیتِ صلوٰۃ پر مکمل عمل ہو گیا۔ وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں اس لیے وہ درودِ ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درودِ ابراہیمی پڑھنے کا حکم لگاتے ہیں مگر قرآن مجید کی آیت پر غور نہیں کرتے، ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری ہے وہ پڑھنا چاہیے ... درود شریف ... ہماری کتاب ... نعیمیہ کا مطالعہ فرماؤ۔



خلیفہ احمد رضا خان بریلوی مفتی احمد یار گجراتی کے فرزند ارجمند مفتی اقتدار احمد خان نعیمی کا انکشاف

غیر نماز میں درود ابراہیمی پڑھنا گناہ ہے، ناقص ہے، ناجائز ہے، مکروہ تحریمی ہے، گناہ کبیرہ ہے

سوال نمبر ۷۹: ہمارے علاقہ میں ایک پیر صاحب آئے ہیں ان کی مطبوعہ درود و ظائف والی چھوٹی سی کتاب میں لکھا ہے کہ ہر وظیفے سے پہلے تین مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنا چاہیے اس کے علاوہ کوئی دوسرا درود شریف نہ پڑھا جائے۔ اسی طرح اکثر وہابی، دیوبندی اپنی کتابوں میں بھی نماز کے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنے پر ہی زور دیتے ہیں۔ ہمیں وہ پیر صاحب وہابی لگتے ہیں کیونکہ ان کی ہر بات ہی وہابیوں جیسی ہے۔ ہمارے امام مسجد صاحب فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے علاوہ پڑھنا منع ہے۔ مگر انہوں نے وجہ نہیں بتائی اور فرمایا کہ کسی بڑے اہلسنت عالم سے وجہ پوچھو اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہمیں اصل مسئلہ ارشاد فرمائیں کہ کیا نماز کے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنا منع ہے یا جائز ہے۔

جواب: آپ کے امام صاحب صحیح فرماتے ہیں واقعی نماز کے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنا منع اور ناجائز و مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ قرآن مجید کے فرمان، حدیث پاک کی وضاحت اور فقہاء کرام کے فرمودات سے یہ ثابت ہے کہ درود ابراہیمی صرف نماز پڑھنے کیلئے ہے۔ بیرون نماز یہ درود شریف ناقص ہے۔ کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے۔ اور سلام کے بغیر درود شریف پڑھنا حکم قرآنی کے خلاف ہے اس لئے مکروہ تحریمی ہے اور ہر مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۶ پارہ ۲۲ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اے ایمان والو نبی کریم ﷺ پر درود بھی پڑھو اور سلام تو ضرور ضرور پڑھو۔ اللہ تعالیٰ نے سلام پر اتنی تاکید عظیم فرمائی کہ سَلِّمُوْا کے ساتھ تَسْلِیْمًا کی سخت تاکید کا حکم دیا۔ اس سے پہلے واؤ عاطفہ ارشاد ہوئی جو نحوی عربی قانون کے مطابق جمع کیلئے آتی ہے جس سے ثابت ہوا کہ صلوٰۃ اور سلام ہمیشہ جمع کر کے پڑھنے

تنقیدات علیٰ مطبوعات

مصنف

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

نعیمی کتب خانہ

مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

ساری بحث حوالہ جات کے بعد فیصلہ عوام کرے کہ کلمہ طیبہ اور درود شریف کا مذاق بنانے والا کون ہوئے کون ہے جس نے کلمہ اور درود شریف میں ملاوٹ کی۔